

بزم کا التزام گر کیجے ہے قلم میری، ابرِ گوہر بار

ظلم ہے، گر نہ دو سخن کی داد

قہر ہے، گر کرو نہ مجھ کو پیار

آپ کا بندہ اور پھروں ننگا؛ آپ کا نوکر اور کھاؤں ادھار؛

میری تنخواہ کیجے ماہ بہ ماہ تانہ ہو مجھ کو زندگی دُشوار

ختم کرتا ہوں اب دُعا پہ کلام شاعری سے نہیں مجھے سروکار

تم سلامت رہو ہزار برس

ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

تمہید۔ قلعے سے مرزا کا سلسلہ ملازمت ۱۸۵۰ء کے وسط میں شروع ہوا تھا اور

تاریخ نگاری کی خدمت سپرد ہوئی تھی۔ ملازمین قلعہ کو چھ مہینے کی تنخواہیں اکٹھی ملتی تھیں مرزا،

اپنے ایک خط (مرقومہ ۲۔ جنوری ۱۸۵۱ء) میں منشی بنی بخش فقیر کو لکھتے ہیں۔

اب چھ مہینے پورے ہو چکے، ۲۔ جولائی سے دسمبر

۱۸۵۰ء تک، اب میں دیکھوں کہ ششماہہ مجھے

کب ملتا ہے۔ بعد اس کے مٹنے کے اگر آئندہ

ماہ بہ ماہ کر دیں گے تو میں کھوں گا، ورنہ اس

خدمت کو میرا سلام ہے۔ ابھی باہر کا حال حضور

میں نہیں بھیجا، کل مسودہ تمام ہوا ہے صاف ہو رہا

ہے۔ اب صاف کر کر دوں گا اور ماہ بہ ماہ